خواجہ غریب نواز کے
اخلاق و کرامات



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، ج۵، ص۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تُم ہو میں تُم پر فِدا تُم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرزمینِ ہِند میں جہاں عرصۂ دراز سے کُفروشرک کا دَوْر دَوْرہ تھا اور ظُلم و جَور کی فَضا قائم تھی اور لوگ اَخلاق و کِردار کی پستی کا شِکار تھے، اِس خِطّے کے لوگوں کو نورِ ہدایت سے روشناس کروانے، ظُلم و سِتَم سے نجات دِلانے اور لوگوں کے عقائد و اَعمال کی اِصلاح کرنے والے

1...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بُزرگانِ دِین میں حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اَجمیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا اِسمِ گرامی بہت نُمایاں ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کے اَخلاقِ کریمہ اور کرامات کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

قتل کے ارادے سے آیا اور مسلمان ہو گیا

ایک دفعہ ایک غیر مسلم خنجر بغل میں چُھپا کر خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو قتل کرنے کے اِرادے سے آیا، آپ نے اُس کے تَیور بھانپ لئے اور مومنانہ فِراسَت سے اُس کا اِرادہ معلوم کرلیا۔ جب وہ قریب آیا تو اس سے فرمایا: تم جس ارادے سے آئے ہو اُس کو پورا کرو میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ یہ سُن کر اُس شخص کے جِسم پر لَرزہ طاری ہو گیا۔ خنجر نکال کر ایک طرف پھینک دیا اور آپ کے قدموں پر گِر پڑا اور سچے دل سے توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

(مرآۃ الاسرار مترجم، ص598 ملخصا)

تجھ کو بغداد سے حاصِل ہوئی وہ شانِ رَفیع
دَنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رُتبہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس غیر مسلم کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئے تو وہ غیر مسلم آپ کے حُسنِ اَخلاق (یعنی اچھے اَخلاق) سے متأثر ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا اور آپ کی صحبت میں رہنے لگا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ آپ کے نَقۡشِ قدم پر چلتے ہوئے ہر کسی کے ساتھ بالخصوص پڑوسیوں، رِشۡتہ داروں اور گھر والوں اور دوستوں کے ساتھ حُسۡنِ اَخلاق سے پیش آئیں، کیونکہ حُسنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے، اس کے بہت سے فوائد ہیں اور یہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی

پیاری میٹھی سُنَّتِ مُبارکہ ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حُسنِ اخلاق کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! سُنَّت پر عمل کرنے اور حُسنِ اخلاق کو اپنانے کی نِیَّت سے اس کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل (4) فرامینِ مصطفےٰ سُنتے ہیں، چُنانچہ

♣ کامِل ترین مومن وہ ہے، جس کے اَخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر نرمی کرنے والا ہو۔

(سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان۔۔الخ، ۲۷۸/۴، حدیث: ۲۶۲۱)

♣ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو تم میں بہترین اَخلاق والے، نرم دل، لوگوں سے مَحَبَّت کرنے والے اور جن سے لوگ مَحبَّت کرتے ہیں۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد، ۴۷/۸، حدیث: ۱۲۶۶۸)

♣ قِیامت کے دن مومن کے میزان میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔

(سنن ترمذی، ۴۰۳/۳، حدیث: ۲۰۰۹)

♣ جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے، اس کے لیے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔

(سنن ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء في المراء، الحديث: ۲۰۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰)

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اچھی عادت سے عبادات اور معاملات دونوں دُرُست ہوتے ہیں، اگر کسی کے معاملات تو ٹھیک مگر عبادات دُرُست نہ ہوں یا اس کے اُلٹ ہو تو وہ اچھے اَخلاق والا نہیں۔ خُوش خلقی بہت جامع صفت ہے کہ جس سے خالق اور مخلوق سب راضی رہیں وہ خوش خلقی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶۵۲/۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے تو وہ کامل ایمان والا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب پانے والا ہے، بروزِ قیامت اس کے میزانِ عمل میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی

کوئی شے نہیں ہو گی اور اسے جنت میں اعلیٰ درجات بھی نصیب ہوں گے۔

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا

مجھے مُتَّقی تُو بَنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن سے ہی تقویٰ وطہارت، حُسنِ اخلاق کے پیکر اور ملنسار تھے، آپ عام بچوں کی طرح کھیل کُود اور بچپن کی دیگر بُری عادتوں سے دُور رہتے بلکہ اپنے ہم عمر بچوں کو مکان میں لاتے، ان کو کھانا کھلا کر خوش ہوتے اور بچوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے کہتے **"بچّو! ہم دنیا میں کھیل کُود کے لئے نہیں بلکہ اللہ کریم کو راضی کرنے کے لئے آئے ہیں"**۔ (معین الہند، ص22۔23 ملخصا) آیئے! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف سنتے ہیں۔ چنانچہ

مُختصر تعارُف

آپ کا اِسمِ گرامی (یعنی نام) حَسَن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن (یعنی ماں باپ کی طرف سے) حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ آپ کے مشہور و معروف اَلقاب مُعِیْنُ الدِّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْھِند، اور عطائے رسول ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۵۳۷ سنہ ھ میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصًا۔ اقتباس الانوار، ص۳۴۵) حُصُولِ عِلْم کیلئے آپ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا نیز کثیر بُزرگانِ دِین سے اِکْتِسابِ فَیض کیا، جن میں آپ کے پیر و مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہروَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیِّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے اَسماء قابلِ ذِکر ہیں۔ زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔ (سیر الاقطاب، ص142، ملخصًا) بالآخر علم و حکمت اور نور و معرفت کا یہ

چراغ 6 رجب 627ھ کو اَجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں اس فانی دُنیا کو الوداع کہہ گیا اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار شریف بنا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ پاک کے مُقَرَّب بندے اپنی تمام تر زِندگی اس کے اَحکام کی بجا آوری اور اُس کے ذِکْر میں بَسَر کرتے ہیں، دُنْیَوِی لذّتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر خدمتِ دِین میں گزارتے ہیں تو اللہ کریم انہیں بطورِ انعام، آخرت میں بلند و بالا دَرَجات اور بے شُمار نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی ان کے مقام و مرتبے کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کچھ خَصائص و اَوصاف عطا فرماتا ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی اللہ پاک نے بچپن ہی سے بے شمار اوصاف سے نوازرکھا تھا، جن میں آپ کا حُسنِ سُلُوک، نرمی و بھلائی، غریبوں کی حاجت رَوائی نُمایاں خُصُوصیات میں سے تھیں، آیئے! آپ کے بچپن کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

اپنے کپڑے دے دیے

بچپن میں ایک بار عید کے موقع پر آپ اچھا لباس پہنے عید کی نماز کے لئے جا رہے تھے راستے میں ایک نابینا لڑکے پر آپ کی نظر پڑی جو پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا، جب آپ نے اس کو دیکھا تو آپ کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اپنے کپڑے اُتار کر اس غریب اور نابینا لڑکے کو دے دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن کر اس کو اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ۲۲)

تُمہی نے بندہ نوازی سکھائی عالَم کو
تُمہی ہو مَخزنِ لُطف و کرم غریب نواز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ مُعینُ الدین اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن

سے ہی کیسے بلند و بالا اَوصاف کے حامل تھے اور آپ لوگوں کی حاجت روائی کرتے، ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے، ان کی تکالیف اور مصیبتیں دُور کرنے میں خوشی محسوس کرتے جیسا کہ آپ نے اس بچے کے ساتھ کیا۔ یہ آپ کے حلم و بُردباری، جُود و سخاوت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگ آپ سے متاثر ہو کر عُمدہ اَخلاق کے حامل اور پاکیزہ صِفات کے پیکر بن گئے اور آپ کے دِہلی سے اَجمیر تک سفر کے دوران تقریباً نوے (90) لاکھ افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (معین الارواح، ص۱۸۸، بتغیر)

اپنی منزل سے کبھی بھی وہ بھٹک سکتا نہیں
جس کے تم ہو رہنما خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش، ص۵۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ مُعینُ الدِّین اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے، جبھی تو آپ کے **دِہلی سے اَجمیر** تک کے سفر میں تقریباً **90 لاکھ** غیر مسلموں نے کلمہ پڑھ لیا، لہٰذا ہر مُبلّغ کو چاہیے کہ وہ خُوش اَخلاق ہو، سلام میں پہل کرنے والا ہو، پُرتپاک انداز سے مُصافحہ یا مُعانقہ کرنے کا عادی ہو، خندہ پیشانی سے مُسکرا کر ملنے والا ہو، اپنی ذات کیلئے غُصّہ کرنے والا نہ ہو، جو اس پر ظُلم کرے اسے مُعاف کرنے والا ہو، اِحْترامِ مسلم کا پیکر ہو اور مسلمانوں کی غم خواری کرنے والا ہو، جب اِن اَوصاف کا پابند ہو گا تو لوگ جلدی اس کی طرف مائل ہوں گے۔ خُوش اَخلاقی اپنانے کے لئے اس کے فضائل پر غور کرتے رہنا چاہیے، ہمارے اَسلاف کس قدر خُوش اَخلاق ہوتے تھے کیونکہ جو مُبلغ جتنا خُوش اَخلاق ہو گا، اُتنی ہی اس کی وعظ و نصیحت اور نیکی کی دعوت لوگوں پر اثر انداز ہو گی۔ چنانچہ

سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے،

لیکن تمہاری **خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی** انہیں خوش کرسکتی ہے۔(شعب الایمان،ج۶،ص۲۵۴،رقم۸۰۵۴)

ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی
ہم کو مولیٰ تُو گناہوں سے بچانا ہر گھڑی
ہم کو با اَخلاق با کِردار نیک اِنساں بنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر ایک کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آتے، خبر گیری فرماتے، اگر کسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے، تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مَغفرت و نجات کی دُعا فرماتے، چنانچہ

مُرید کے لئے مغفرت کی دعا

ایک دفعہ آپ کے کسی مُرید کا انتقال ہو گیا، آپ تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے اور حسبِ معمول اپنے مرید کی قبر پر رُکے رہے، حضرت خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ **مُتَغَیَّر** ہوا(یعنی رنگ بدل گیا)اور پھر اَصلی حالت میں آگیا اور آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فرماتے ہوئے وہاں سے اُٹھے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ بیعت بھی عجیب چیز ہے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: کہ جس وقت اس شخص کو دَفن کیا تو عذاب کے فرشتے آگئے اور اسے عذاب دینا چاہتے تھے، لیکن اُسی وقت میرے مُرشدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہَروَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور فرشتوں سے اس کی سِفارش کرتے ہوئے فرمایا: اے فِرشتو! یہ میرے مُرید مُعین الدِّین کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فِرشتے کہنے لگے: یہ بہُت ہی گُنہگار شخص تھا۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی: اے فِرشتو! ہم نے عثمان ہَروَنی کے صدقے مُعینُ الدِّین چشتی کے مُرید کو بَخْش دیا۔(حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص۳۸)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا حِصّہٴ جُود و سَخا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ کریم کے نیک بندوں کے ساتھ تَعلُّق رکھنا کس قدر سعادت مندی کی بات ہے، یقیناً وہ شخص خواجہ مُعینُ الدِّین اجمیری رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہوگا اورآپ سے مَحبَّت کرتا ہوگا، تبھی تو آپ اس کی قبر کے پاس دُعائے مغفرت کے لئے رُک گئے، یادرکھئے! اَوْلِیاءُ اللہ کی نگاہِ ولایت، دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی پُرتاثیر دعاؤں اوران کی پاکیزہ صحبت کی بدولت سے گناہوں پر ندامت وتوبہ، نماز، روزہ اور نیکیوں کی توفیق، فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، آج کے اس پُرفتن دور میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بیعت کرکے یا طالب ہو کر ان کے مُریدوں یا طالبین میں شامل ہوجایئے یہ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مستحبات پر عمل پیرا ہوکر نیکی کی دعوت کی ایسی دُھومیں مچائی ہیں کہ لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اوروہ تائب ہوکر صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بلکہ مسجدوں کے اِمام و خطیب بن گئے، بدنگاہی کرنے والے نگاہیں نیچی رکھنے کی سُنَّت پر عمل کرنے کی سعادت پانے لگے، گانے سُننے کے شوقین سُنَّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرے سُننے کے عادی ہوگئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مُصطفٰے پڑھنے اور جُھومنے لگے، یورپی مُمالک کی رنگینیوں کے خواب دیکھنے والے کَعْبۂ مُشَرَّفہ وگنبدِ خَضْرا کی زیارت کیلئے بے قرار رہنے لگے، مال کی مَحبَّت میں گرفتار فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، اِس بُزرگ ہستی کا فیضان صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ کُفر کے اندھیرے میں بھٹکنے والے کثیر غیر مسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ اللہ کریم ہمیں بھی ان کی

صُحبت میں رہنے اور ان کا فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عفْو وبُرد باری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی نرم دل اور مُتَحَمِّل مِزَاج، سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے، اگر کبھی غصہ آتا تو صرف دِینی غیرت کی وجہ سے آتا، البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ غُصّہ نہ کرتے، بلکہ اس وقت بھی حُسنِ اَخلاق اور خَنْدہ پیشانی کا مُظَاہَرہ کرتے ہوئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں سُنی ہی نہ ہوں۔ (حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص۳۹، بتغیر)

تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحَبَّت میں مَروں
ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

شُتر بانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق

جب سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اجمیر شریف (ہند) تشریف لائے تو اَوَّلاً ایک پیپل کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے، یہ جگہ وہاں کے راجہ پرتھوی راج چوہان کے اُونٹوں کے لئے مخصوص تھی، راجہ کے کارِندوں نے آکر آپ پر رُعب جھاڑا اور بے اَدَبی کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہ جگہ راجہ کے اُونٹوں کے بیٹھنے کی ہے، خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا ہم لوگ جاتے ہیں تمہارے اُونٹ ہی یہاں بیٹھیں، چُنانچِہ اُونٹوں کو وہاں بٹھا دیا گیا، صبح ساربان (یعنی اُونٹ چلانے والے) آئے اور اُونٹوں کو اُٹھانا چاہا، لیکن باوُجود ہر طرح کی کوشش کے، اُونٹ نہ اُٹھے، ساربان ڈرتے جھجکتے حضرتِ سیِّدُنا خواجہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت

میں حاضِر ہوئے اور اَپنی گُستاخی کی مُعافی مانگی۔ ہند کے بے تاج بادشاہ حضرتِ سیِّدُنا غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے(حُسنِ اَخلاق اور حلم وبُردباری کا کمال مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو معاف فرمادیا اور) فرمایا: جاؤ، اللہ کے حکم سے تمہارے اُونٹ کھڑے ہوگئے۔ جب ساربان واپس ہوئے تو واقعی سب اُونٹ کھڑے ہوچکے تھے۔ (خوفناک جادوگر، ص۵)

اُونٹ بیٹھے اُٹھ نہ پائے ساربان حیران تھے
یہ کرامت واہ وا! خواجہ پیا خواجہ پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں جہاں خواجہ مُعینُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت کا ظہور ہے، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اخلاقِ کریمہ کا بھی ظُہور ہے کہ آپ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے ہوئے انہیں معاف کردیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہر ایک مسلمان سے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، ہر وقت صبر کا دامن تھامے رہیں کیونکہ حُسنِ اخلاق ایسی چیز ہے کہ جس کی برکت سے غیر مسلم اسلام کی دولت سے سرفراز ہوجاتے ہیں جبکہ شرابی، سُود خور، والدین کے نافرمان، بدکار، فِلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائی، فیشن پرست، ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے، مُعاشرے کے ناسور سمجھے جانے والے لوگ مسلمانوں کے حُسنِ اخلاق سے مُتاثر ہوکر نیک بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کوئی بُرے اَخلاق سے پیش آئے یا کوئی ظُلم کرے تو اس سے بدلہ لینے کے بجائے اس کو مُعاف کردیں، کیونکہ قُدرت ہونے کے باوجود مُعاف کرنے کے بہت ہی فضائل و مراتب ہیں، آیئے! 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

ارشاد فرمایا: جو اِنتقام کی قُدرت کے باوجود غُصّہ پی جائے تو اللہ کریم اُس کو (بروزِ محشر) مخلوقات کے سامنے بُلائے گا اور اُسے اختیار دے گا کہ حُوروں میں جسے چاہے اپنالے۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب

۴۸،ج۴،رقم ۲۵۰۱،ص ۲۲۲)

ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو ایک مُنادِی اعلان کرے گا، جس کا کچھ ذِمَّہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے (لیکن کوئی کھڑا نہ ہو گا)مُنادی پھر اعلان کرے گا، جس کا ذِمّہ اللہ پاک کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔ لوگ حیرانی سے پوچھیں گے، اللہ کی طرف کسی کا ذِمّہ کیسے نکل سکتا ہے؟ جواب ملے گا، جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔ پھر اس اس طرح لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب الترغیب فی العفو عن القاتل، ج ۳، رقم ۱۷، ص ۲۴۷)

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر
مت جھگڑ، مت بُڑبُڑا، پا اَجر ربّ سے صبر کر
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 687)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ بندہ جب ربِ کریم کا ہو جاتا ہے تو زمانہ اس کا ہو جاتا ہے، اللہ کریم اس بندے کو ایسے ایسے اِنعام واِکرام سے نوازتا ہے کہ جن کے بارے میں سُن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں، اس کے اَقوال واَفعال میں ایسی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ دیکھ کر لاکھوں لوگوں کے دِلوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہو جاتا ہے اور وہ بھی راہِ ہدایت پر گامزَن ہو جاتے ہیں، چنانچہ

غیر مسلم ولیِ کامل بن گئے

ایک دن 7 غیر مسلم آپ کی زیارت کے لئے تشریف لائے، آپ نے ان پر اپنی نظر ڈالی تو ان کے چہروں کے رنگ زرد ہو گئے، ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر لرزہ طاری ہو گیا، وہ آپ کے قدموں میں گِر گئے، آپ نے فرمایا، اے دینِ حق سے دُور رہنے والو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم غیرِ خدا کی عبادت

کرتے ہو، انہوں نے کہا: ہم آگ کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن ہمیں نہ جلائے، آپ نے فرمایا: جب تک اللہ کریم کی عبادت نہیں کروگے، آتشِ دوزخ سے خُلاصی نصیب نہیں ہوگی، انہوں نے کہا! اگر آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، آپ نے فرمایا: آگ تو مُعینُ الدّین کے جُوتے کو بھی نہیں جلاسکتی، یہ فرما کر آپ نے اپنا جُوتا آگ میں ڈال دیا اور فرمایا اے آگ! مُعینُ الدّین کے جُوتے کو نہ جلانا، یہ کہنا تھا کہ آگ ٹھنڈی ہوگئی اور غیب سے آواز آئی ،جو سب حاضرین نے سُنی کہ آگ کی کیا مجال کہ میرے دوست کا جُوتا جلائے، چنانچہ وہ غیر مسلم فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ (اقتباس الانوار، ۳۵۴)

کیوں نہ بغداد میں جاری ہو ترا چشمۂ فیض
بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتنی بڑی شان ہے کہ ایک نظر میں ان غیر مُسلموں کے دل کی دُنیا بدل کر رکھ دی، واقعی اللہ والوں کی نِگاہ میں بڑی تاثیر ہوتی ہے، ان کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں لوگوں کے دِلوں میں مدنی اِنقلاب برپا کرکے انہیں راہِ ہدایت پر گامزَن کردیا، صرف یہی نہیں بلکہ ان بُزرگانِ دِین نے اپنے کِردار و عمل سے کُفْر و شِرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے اَن گِنت (بے شمار) غیر مُسلموں کو اللہ پاک کی وَحدانیت اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسَالت سے آگاہ کرکے دائرۂ اِسلام میں داخل بھی فرمایا، تاجُ الاولیاء، عطائے رسول، سُلطانُ الہند، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز مُعینُ الدّین چِشْتی اَجْمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کِردار و گفتار سے ظالم و جابِر حکمرانوں کو بھی متأثر کرکے مسلمانوں کی صفوں میں شامل کردیا اور وہ آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوگئے۔ چنانچہ

حاکمِ سبزوار کی توبہ

اِیران کے شہر ''سَبزوار'' میں ایک نہایت ہی سر سبز و شاداب باغ تھا، جس کے بیچوں بیچ شفاف پانی کی ایک نہر جاری تھی اور وَسْط میں ایک خوش نُما حوض تھا۔ یہ باغ حَاکِم سبزوار کا تھا، جو بہت ہی جابِر اور بد اَطْوَار شخص تھا، اُس کا مَعمول تھا کہ جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور وغُل مچاتا، ایک روز حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجری چِشْتی اَجْمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گُزر وہاں سے ہوا، آپ نے نَہر سے غُسل کیا اور حَوض کے کَنارے نوافِل ادا کرنے لگے، مُحافظوں نے اپنے حاکِم کی سخت گیْرِی کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔ آپ نے فرمایا: اللہ پاک میرا حافظ وناصِر (نگہبان و مدد گار) ہے، اسی دوران حاکِم سبزوار باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حَوض کی طرف آیا، اپنی عیش وعِشْرت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرْویش کو دیکھا تو آگ بگولا ہو گیا، مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی کایا پلَٹ دی۔ حاکم، آپ کی نظرِ جَلَالَت کی تاب نہ لاسکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ آپ نے حوض سے چُلّو میں پانی لے کر اس کے منہ پر چھینٹے مارے، جُونہی ہوش آیا، آپ کے قدموں میں گِر پڑا اور رو رو کر اپنے گناہوں سے تَوبہ کی، پھر آپ ہی کے دَسْتِ مُبارک پر بَیعَت ہو گیا، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم پر اس نے ظُلم و جَور سے جمع کی ہوئی ساری دولت اصل مالکوں کو لوٹا دی اور آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہنے لگا۔ آپ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیُوضِ باطِنی سے مالا مال کر کے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رُخصت ہو گئے۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً)

ایک ذرّہ ہو عطا عطارؔ کے ہو جائیگا
خواجہ! گھر بھر کا بھلا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے خوبیوں اور اوصاف کے حامل کیسے بنے اور اللہ کریم نے آپ کو یہ شان و عظمت کس وجہ سے عطا فرمائی کہ آپ جس کی طرف نگاہِ کرم پھیرتے اس پر لرزہ طاری ہو جاتا اور وہ آپ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر کفر و شرک کے اندھیرے سے نکل کر اِسلام کے نُور میں داخل ہو جاتا ہے، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

وَلیُّ اللہ کے جُوٹھے کی برکت

ایک روز حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین چِشْتی اَجْمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مَجْذُوب بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم قندوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں تشریف لائے، جُونہی حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر، اللہ پاک کے اِس مقبول بندے پر پڑی، فوراً دوڑے، سلام کر کے دَسْت بوسی کی اور نہایت اَدَب واِحترام کے ساتھ درخت کے سائے میں بٹھایا۔ پھر ان کی خدمت میں اِنتہائی عاجِزی کے ساتھ تازہ انگوروں کا ایک خَوشہ پیش کیا اور دوزانو بیٹھ گئے اللہ کریم کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہو کر کھلی (تل یا سرسوں کا پھوک) کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُنہ میں ڈال دیا، کھلی کا ٹکڑا جُونہی حَلْق سے نیچے اُترا، آپ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا کی مَحبَّت سے اُچاٹ ہو گیا۔ پھر آپ نے باغ، پَن چکّی اور سارا سازوسامان بیچ کر اس کی قیمت فقُرا و مَساکین میں تقسیم فرما دی اور حُصولِ علمِ دِین کی خاطِر راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ادب انسان کو بہت ہی بلند و بالا صفات کا حامل بنا دیتا ہے، بالخصوص اللہ کریم کے نیک بندوں کا ادب کرنا، ان کی خاطر داری کرنا، ان کو صاف ستھری جگہ بٹھانا، ان کی خدمت میں باادب بیٹھنا اور ان کی بچی ہوئی چیزیں کھانا دنیا و آخرت میں کامیابی کا سبب ہے

جیسا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ کے ولی کا ادب کیا تو اللہ کریم نے ان کو اپنا ولی بنالیا، یاد رکھئے! اَدَب ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعے انسان دُنْیَوی واُخْرَوی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے اور جو اس صِفَت سے محروم ہوتا ہے، بسا اوقات وہ ان نعمتوں کا بھی حقدار نہیں ہوتا۔ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ **"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"** اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی خادمِ خاص حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے اَنَس! بڑوں کا اَدب واِحترام اور تَعْظِیْم وتَوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنَّت میں میری رَفاقَت پالو گے۔ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدَب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شَفْقَت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُردہ زندہ کردیا!

اجمیر شریف کے حاکم نے ایک بار کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چڑھا دیا اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش آکر لے جائے، مگر وہاں جانے کے بجائے اُس کی ماں روتی ہوئی خواجۂ خواجگان سرکارِ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کی: آہ! میرا سَہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، یا غریب نواز! میرا ایک ہی بیٹا تھا اُسے ظالم حاکم نے بے قُصور سُولی پر چڑھا دیا ہے، یہ سُن کر آپ جلال میں آکر اُٹھے اور فرمایا: مجھے اپنے بیٹے کی لاش پر لے چلو۔ چُنانچِہ اُس کے ساتھ آپ اس کی لاش پر آئے اور اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اے مقتول! اگر حاکمِ وقت نے تجھے بے قُصور سُولی دی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ فوراً لاش میں حَرَکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ۱۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ کریم کی عطا سے اس بُڑھیا کے بیٹے کو زندہ کر دیا جسے ظالم بادشاہ نے ناحق سُولی پر لٹکایا تھا، واقعی یہ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللہ کریم کی عطا تھی کہ آپ کسی مُردے کو فرماتے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ (اللہ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو)! تو وہ کھڑا ہو جاتا، تو کبھی آپ اپنی نگاہِ کرم سے کسی کی کایا پلٹ دیتے، آیئے! آپ کی ایک اور کرامت سنتے ہیں، چنانچہ

ایک دن خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شیخ اَوحدُالدِّین کرمانی اور شیخ شَہَابُ الدِّین سہر وردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے ساتھ بیٹھے تھے تو ایک نوجوان لڑکا جس کا نام شَمْسُ الدِّین التمش تھا، گزرا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک کہ دہلی کا بادشاہ نہ بن جائے ، کچھ ہی عرصے بعد وہ لڑکا دِہلی کا بادشاہ بن گیا۔ (اقتباس الانوار، ۳۷۷)

اِستقامت مذہبِ اِسلام پر مِل جائے کاش!
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت و ریاضت

حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ستّر (70) سال تک ہمیشہ باوضو رہے، آپ جس شخص پر نظر فرماتے وہ فسق و فجور سے توبہ کر لیتا اور ولیِ کامل بن جاتا اور جو شخص آپ کی خدمت میں 3 دن رہتا وہ صاحبِ کشف و کرامت بن جاتا۔ آپ قرآنِ کریم کے حافظ تھے، روزانہ ایک ختمِ قرآن دن کو اور ایک رات کو کرتے اور ہر بار ختمِ قرآن پر غیب سے ایک آواز آتی کہ اے مُعِینُ الدِّین! میں نے تمہارا ختم قبول کر لیا

ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قائمُ اللَّیل (رات کو قیام کرنے والے) اور صائمُ الدَّھر (ہمیشہ روزہ رکھنے والے) تھے۔ (اقتباس الانوار، ۳۵۵، ملتقطاً)

قدموں سے لگا لو مجھے قدموں سے لگا لو

خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجۂ خواجگان، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر عبادت و رِیاضت کیا کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روزانہ کا 2 قرآنِ کریم مکمل کرنے کا معمول تھا، لیکن افسوس کہ اگر فی زمانہ ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری اکثریت کو تو قرآن دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا اور جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ان میں سے شاید کچھ کو ہی صحیح پڑھنا آتا ہو گا، لیکن پھر بھی سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے، حالانکہ قرآنِ کریم ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خزینہ اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، یہ ایسا دَسْتُور ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تمام مَسائل حل کئے جاسکتے ہیں، ایسا نُور ہے، جس سے گمراہی کے تمام اَندھیرے دُور کئے جاسکتے ہیں، ایسا راستہ ہے، جو سیدھا اللہ پاک کی رِضا اور جنَّت تک لے جاتا ہے، اِصلاح و تَربیَت کا ایسا نِظام ہے، جو اِنسان کا تزکیہ کرکے (یعنی انسان کو پاک کرکے) اسے مثالی بنا دیتا ہے اور اس کے ایک حرف کی تلاوت کرنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں، تلاوت کرنے سے گھر میں برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، اس میں فِرِشتے حاضر ہوتے اور شَیاطین اس سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا، وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہو جاتا ہے، اس کی بھلائی کم ہو جاتی ہے، اس سے فِرِشتے نکل جاتے اور شَیاطین آجاتے ہیں۔ (احیاء العلوم (مترجم)، ج۱، ص۸۲۶)

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شرف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "خوفناک جادوگر" اور "فیضانِ خواجہ غریب نواز" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونے اور آپ کی سیرت و کرامات اور عبادت و ریاضت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے 2رسالے، **"خوفناک جادوگر"** اور **"فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ان رِسالوں میں خواجہ غریب نواز کی سیرت، آپ کی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت، آپ کی سادگی، پڑوسیوں سے حُسنِ سُلوک، عفو و در گزر، خوفِ خُدا، مُسلمانوں کی پردہ پوشی، ملفوظات اور کرامات کو انتہائی حسین و آسان انداز میں بیان کِیا گیا ہے، آج ہی ان رِسالوں کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِن کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان رسالوں کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھی کیا کہنے! آپ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جِن کا کردار ایک صاف شفّاف آئینے کی طرح ہے، آپ ہر وَقْت مخلوقِ خُدا کی ہِدایت کے لئے کمر بَستہ رہتے، آپ کے دِل میں اِصلاحِ اُمَّت کا جَذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا تھا، آپ کے اِرشادات اور تَحریر کی بَرَکتوں سے گناہگار و بدکار اَفراد قُرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن جبکہ غیر مُسلِم اسلام کی دَوْلت

سے سَرفَراز ہوئے، آیئے! ہم بھی اپنے دل میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی کو بیدار کرنے، سنّتوں کے پابند بننے اور گناہوں سے نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند ملفوظات سنتے ہیں۔ چنانچہ

ملفوظاتِ خواجہ غریب نواز

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر وقت اپنے مُریدین و محبین اور عقیدت مندوں کی اصلاح کی نیت سے ان کو مدنی پھول اِرشاد فرماتے رہتے :

- ❖ جو بندہ رات کو باوضو سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں، اے اللہ! اسے بخش دے یہ باوضو سویا تھا۔[1]
- ❖ نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہ[2] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[3]
- ❖ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں اللہ کریم کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔[4]
- ❖ نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور بُرے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتر ہے۔
- ❖ خدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ 3 خوبیاں ہوں: سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح اور تواضع زمین کی مانند۔[5]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر وقت اسی

---

1 ... ہشت بہشت، ص ۷۷
2 ... کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الاول
3 ... ہشت بہشت، ص ۷۵
4 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۱۲۴
5 ... خوفناک جادوگر، ص ۲۵

کوشش میں مصروف رہتے کہ آپ کی صحبت میں بیٹھ کر لوگوں کو فائدہ ہو اور ان کو فکرِ آخرت نصیب ہو، یقیناً ہر انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے تو وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے کو شش کرتا ہے مگر قُربان جایئے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قَدَر اَرْفَع و اَعلیٰ ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بد سبھی کو فَیضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں، پھر جب یہ حضرات اپنے مَزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزار سے بَرَکات کا ظُہور ہوتا رہتا ہے اوران کے صدقے میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، آیئے! اِس ضِمن میں خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی بہت ہی پیاری ایک اور کرامت سنئے، چُنانچہ

اندھے کو آنکھیں مل گئیں

ایک بار اَورنگزَیب عالمگیر بادشاہ سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گزر گئے مگر مراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپَس آتا ہوں، اگر آنکھیں روشن ہو گئیں، فَبِہا (یعنی بہُت خوب) ورنہ قتل کروادُوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کے لئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کررہا تھا: یا خواجہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضِری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں، بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہو گئی۔ (خوفناک جادوگر، ص۱۹)

اب چشمِ شِفا سُوئے گنہگار ہو خواجہ
عِصیاں کے مرض نے ہے بڑا زور دکھایا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر بے دلی اور بے توجہی کے ساتھ دعا مانگی جائے تو وہ قبول نہیں ہوتی حالانکہ دُعا مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے فائدہ مند ہے، دعا رِزق میں برکت و کُشادگی کا سبب بھی ہے، دعا دُشمنوں سے نجات کا ذریعہ بھی ہے، دعا مومن کا ہتھیار بھی کہ بندۂ مومن دُعا کے ذریعے بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے، دُعا افضل ترین عبادت ہے، جس کے ذریعے ایک مسلمان اپنے رَبّ سے ہم کلام ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: **اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ** یعنی دُعا افضل ترین عبادت ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدُعاء، ۱/۲۹، الجزء الثانی، حدیث: ۳۱۳۱)

لہٰذا جب بھی مزاراتِ اولیا پر جانے کی سعادت نصیب ہو تو "بیماری، بے روز گاری، قرضداری، گھریلو ناچاقی اور بے اولادی، نماز وروزے کی پابندی، والدین کی اطاعت و فرمانبرداری، لمبی عمر کے لئے دعائیں مانگنے کے ساتھ ساتھ "**ایمان کی سلامتی، حرمینِ طیبین کی باادب حاضری، وقتِ نَزع میں آسانی، قبر و حشر میں کامیابی، پُل صِراط پر ثابِت قدمی اور جنت میں آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **رفاقت**" جیسی اُخروی نعمتیں بھی مانگنی چاہئیں۔ یاد رکھئے! اولیاءِ کرام کے مزاراتِ طیّبات پر حاضری دے کر دعا مانگنے سے پریشانی اور مصیبت دور ہو جاتی ہے، چنانچہ

مزار پر حاضری کی برکت

کروڑوں شافِعیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی، 2 رَکعَت نَماز ادا کرکے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر دعا مانگتا، تو اللہ کریم میری حاجت پوری فرما دیتا۔ (الخیرات الحِسان ص ۲۳۰)

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا

مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اپنے مریدین، محبین، عقیدت مندوں کی جھولیوں کو بھرتے اور اپنے مزارِ پُر انوار پر آکر فریاد کرنے والوں کی حاجتوں کو بھی سنتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ان کو اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ ان کی ساری زندگی امن و سکون میں گزرتی ہے، چنانچہ

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت

خواجہ فریدالدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ خواجہ مُعینُ الدّین اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے خواب میں 6 روٹیاں عطا فرمائیں، 8 سال سے وہ روٹیاں مجھے روزانہ مل رہی ہیں، میرے اہل و عیال کا ان پر گزارا ہو رہا ہے، آپ نے فرمایا: یہ خواب نہیں بلکہ خُدا تعالیٰ کا تجھ پر کرم ہے کہ ولیوں کے اس سردار نے تجھ پر مہربانی فرمائی ہے تاکہ تم پھر کبھی اِفلاس (غُربت) میں مبتلا نہ ہو۔ (اقتباس الانوار، ۳۷۷)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا

حصّہ جُود و سخا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۳۷)

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ

سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسْلِم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "خواجہ اَگن (یعنی اے خواجہ غریب نواز جلَن) لگی ہے تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴)

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَخْلاق و کرامات کے بارے میں سُنا کہ

- خواجہ غریبِ نواز بچپن سے ہی کھیل کُود سے بچتے تھے۔
- خواجہ غریبِ نواز بچپن سے ہی حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے۔
- خواجہ غریبِ نواز لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والے اور غریبوں کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔
- خواجہ غریبِ نواز اپنے چاہنے والوں کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔
- خواجہ غریبِ نواز نرم دل متحمل مزاج اور عفو و دَر گُزر کرنے والے تھے۔
- خواجہ غریبِ نواز کی صحبتِ بابرکت سے غیر مسلم اسلام قبول کر لیتے تھے۔

اللہ کریم ہمیں بھی خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے لوگوں سے حُسنِ اخلاق، عفو و درگزر سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سچی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند

سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ (2) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2] (3) ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (4) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[3] (5) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (6) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[4] (7) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سُنَّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

3...مسند امام احمد، ۴/۲۸۶ حدیث: ۱۲۴۵۴

4...کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۵۷

5...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۹۸